

میری ہستی اسی بستی کی فضا ہے۔ تمنا کے لیے آہ و فغاں ضروری ہے، لیکن حیرت کا تقاضا یہ ہے کہ حرکت اور آواز دونوں چیزوں کی نفی ہو جائے۔ کہتے ہیں کہ جس حد تک نالہ و فریاد کا تعلق ہے، اسے اس فضا کا اعتقا سمجھنا چاہیے کہ اس کی شہرت تو ہے، مگر کبھی کسی نے دیکھا نہیں، سراسر معدوم و مہووم ہے۔ صاف الفاظ میں مطلب یہ ہے کہ تمنا نے سہرا پا حیرت بنا رکھا ہے اور فریاد و فغاں کوئی نہیں۔

۲۔ لغات۔ فصل گل : پھول کھلنے کا موسم۔ موسم بہار۔  
 شرح : ہمیں معلوم نہیں کہ خزاں کیا ہوتی ہے اور بہار کسے کہتے ہیں۔ کوئی بھی موسم ہو، ہماری کیفیت یہ ہے کہ اپنے حال پر قائم ہیں۔ پتھرے میں بند ہیں اور بال و پر کا ماتم کر رہے ہیں :  
 مولانا طباطبائی فرماتے ہیں :

”اس شعر کی بندش میں یہ حسن ہے کہ چھ جملے دو مصرعوں میں آ گئے اور ادائے معانی میں یہ حسن ہے کہ مبیل کی زبانی شکایت سیری ہے اور شکایت میں اظہار لطف دیتا ہے۔ معنی قلیل کو الفاظ کثیر میں یہاں مصنف نے ادا کیا ہے اور اظہار کا زیادہ لطف اسی میں ہوتا ہے کہ چھوٹے چھوٹے جملے بہت سے ہوں، نہ یہ کہ ایک طویلانی جملہ ہو، گویا اس میں الفاظ زیادہ تر ہوں، مگر اظہار کا لطف نہیں پیدا ہوتا۔“

۳۔ شرح : اے ہم نشین ! اگر محبوب عاشقوں سے وفا کرتے ہیں اور ان پر مہربان ہوتے ہیں تو اسے ایک اتفاقی خوش نصیبی سمجھنا چاہیے، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ درد مند دلوں کی فریاد کا اثر کس نے دیکھا ہے، کون ان کی مہربانی کو آہ و فغاں یا محبت کی تاثیر کا نتیجہ قرار دے سکتا ہے، مقصود یہ ہے کہ ہم تاثیر کے قائل نہیں۔